لندن دھماکے اور دینی مدارس کا موقف

تحریر: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

لندن میں خودکش دھماکوں کے ذریعے جو جانیں ضائع ہوئی ہیں اور خوف وہراس کی کیفیت پیدا ہوئی ہے اس سے دُنیا کا ہ باشعور شخص پریشان ہے اور دُنیا بھر کے اَمن پسند لوگ اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے اس کا شکار ہونے والے افراد او خاندانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کررہے ہیں۔

پاکستان میں دینی مدارس کا سب سے بڑا فورم "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" بھی اس تشویش واضطراب میں دُنیا کے اَمن پسند افراد اور حلقوں کے ساتھ شریک ہے اور پُراَمن شہریوں کے خلاف کی جانے والی اس کارروائی کی شدید مذمت کرتے ہوئے متاثر افراد، خاندانوں اور پوری برطانوی قوم کے ساتھ ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی قائدین شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد حسن جان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے لندن بم دھماکوں کی پرزور مذمت کی ہے اور انہیں عالمی اَمن کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ جنگ میں بھی بچوں، بوڑھوں، عورتوں او جنگ سے لاتعلق افراد کو قتل کرنے سے منع کیا چہ جائیکہ حالت اَمن میں بے گناہ شہریوں کا اس طرح خون بہایا جائے اور خوف ودہشت کی کیفیت پیدا کی جائے، اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لندن میں گزشتہ دِنوں کئے جانے والے بم دھماکے، جن کے نتیجے میں پچاس سے زائد افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں، اَمن کو سبوتاژ کرنے کی مذموم حرکت کے مترادف ہیں اور ان کی مذمت ہر ذی ہوش انسان کررہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی وفاق المدراس العربیہ پاکستان کی قیادت دو اہم اُمور کی طرف عالمی رائے عامہ اور بین الاقوامی حلقوں ک متوجہ کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ ایک یہ کہ دہشت گردوں کے خلاف موجودہ عالمی جنگ کا ٹھنڈے دِل ودماغ کے ساتھ ازسرنو جائزہ لینے کی ضرورت ہے کیونکہ عالمی سطح پر دہشت گردی کی کوئی تعریف طے کئے بغیر کسی بھی گروہ کو یکطرفہ طور پر دہشت گرد قرار دے کر اس کے خلاف کی جانے والی کارروائی انصاف کے تقاضوں پر پوری نہیں اترتی اور اس سے شکوک وشبہات کم ہونے کی بجائے ان میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ان اسباب وعوامل کو نظرانداز کردینا بھی اس مبینہ دہشت گردی کے خاتمہ کی بجائے اس کے مزید فرو کا باعث بن رہا ہے جن اسباب وعوامل کے نتیجہ میں اس مبینہ دہشت گردی نے جنم لیا ہے اور جن کی طرف عالمی طاقتوں کے سنجیدگی کے ساتھ متوجہ نہ ہونے کی وجہ سے تشدد کی کارروائیوں کی حمایت کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ لندن کے مذکورہ بم دھماکوں کی ذمہ داری کے حوالے سے پاکستان کے دینی مدارس کو عالمی میڈیا کے ذریعے بلاوجہ طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جار ہے حالانکہ یہ بات ایک سے زائد بار دلائل وشواہد کے ساتھ واضح ہوچکی ہے کہ پاکستان کے دینی مدارس میں کسی طرح کی کوئی فوجی تربیت نہیں دی جاتی حتیٰ کہ چندہ ماہ قبل اسلام آباد میں دینی مدارس کے ایک بھرپور کنونشن میں پاکستان کے سابق وزیر داخلہ چودھری شجاعت حسین نے صاف لفظوں میں اعلان کیا کہ انہوں نے اپنے دور میں پورے مُلک کے مدارس کی چھان بین کرائی مگر کوئی مدرسہ بھی دہشت گردی کی تربیت میں ملوث نہیں پایا گیا۔ نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ملک کے درجنوں دینی مدارس پر چھاپے مارے گئے ہیں اور اچانک آپریشن کیا گیا ہے لیکن کہیں بھی کوئی ہتھیار یا ٹریننگ کے آلات موجود نہیں پائے گئے حتیٰ کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے حکومت

(بقیہ ٹائٹل نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں)